کیفی اعظمی

1917 – 2002

کیفی اعظمی کا پورا نام سید اطہر حسین رضوی تھا۔ وہ اعظم گڑھ کے ایک گاؤں مجواں میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم گھر پر ہوئی اس کے بعد لکھنؤ کے مشہور ادارے سلطان المدارس میں داخل ہوئے۔ کیفی اعظمی کو شاعری کا شوق بچپن سے تھا۔ طالب علمی کے زمانے سے ترقی پسند تحریک سے وابستہ ہو گئے۔

1943 میں ممبئی آ گئے اور یہاں ایک رسالے 'قومی جنگ' کی مجلس ادارت میں شامل ہو گئے۔ اس کے ساتھ ہی فلمی دنیا سے بھی ان کی وابستگی رہی اور کئی فلموں میں نغمے اور مکالمے لکھے۔

کیفی اعظمی کا شمار ممتاز ترقی پسند شاعروں میں ہوتا ہے۔ ان کی شاعری میں سماجی مسائل کی ترجمانی ملتی ہے۔ ان کے شعری مجموعوں میں 'جھنکار' (1945)، 'آخرِ شب' (1947)، 'آوارہ سجدے' (1973)، 'ابلیس کی مجلسِ شوریٰ' (دوسرا اجلاس) (1977) اور 'سرمایہ' شامل ہیں۔ اس کے علاوہ ان کے فلمی نغموں کا مجموعہ 'میری آواز سنو' (1974) میں منظرِ عام پر آیا۔ ان کے شعری مجموعے 'آوارہ سجدے' کے لیے انھیں ساہتیہ اکادمی ایوارڈ سے نوازا گیا۔

© NCERT not to be republished

4901CH13

عورت

اٹھ مری جان! مرے ساتھ ہی چلنا ہے تجھے

قلبِ ماحول میں لرزاں شررِ جنگ ہیں آج
حوصلے وقت کے اور زیست کے یک رنگ ہیں آج
آبگینوں میں تپاں ولولۂ سنگ ہیں آج
حسن اور عشق ہم آواز و ہم آہنگ ہیں آج

جس میں جلتا ہوں اسی آگ میں جلنا ہے تجھے
اٹھ مری جان! مرے ساتھ ہی چلنا ہے تجھے

© NCERT not to be republished

تیرے قدموں میں ہے فردوسِ تمدن کی بہار
تیری نظروں پہ ہے تہذیب و ترقی کا مدار
تیری آغوش ہے گہوارۂ نفس و کردار
تابہ کے گرد ترے وہم و تعین کا حصار
کوندکر مجلسِ خلوت سے نکلنا ہے تجھے
اٹھ مری جان! مرے ساتھ ہی چلنا ہے تجھے

گوشہ گوشہ میں سلگتی ہے چِتا تیرے لیے
فرض کا بھیس بدلتی ہے قضا تیرے لیے
قہر ہے تیری ہر اک نرم ادا تیرے لیے
زہر ہی زہر ہے دنیا کی ہوا تیرے لیے
رُت بدل ڈال اگر پھولنا پھلنا ہے تجھے
اٹھ مری جان! مرے ساتھ ہی چلنا ہے تجھے

© NCERT not to be republished

قدر اب تک تری تاریخ نے جانی ہی نہیں
تجھ میں شعلے بھی ہیں بس اشک فشانی ہی نہیں
تو حقیقت بھی ہے دل چسپ کہانی ہی نہیں
تیری ہستی بھی ہے اک چیز جوانی ہی نہیں
اپنی تاریخ کا عنوان بدلنا ہے تجھے
اٹھ مری جان! مرے ساتھ ہی چلنا ہے تجھے

تو فلاطون و ارسطو ہے تو زہرا پروین
تیرے قبضہ میں ہے گردوں تری ٹھوکر میں زمیں
ہاں اٹھا جلد اٹھا پائے مقدر سے جبیں
میں بھی رکنے کا نہیں وقت بھی رکنے کا نہیں
لڑکھڑائے گی کہاں تک کہ سنبھلنا ہے تجھے
اٹھ مری جان! مرے ساتھ ہی چلنا ہے تجھے

© NCERT not to be republished

لفظ و معنی

لرزاں	:	ڈر سے کانپنا
شرر	:	چنگاری
آبگینوں	:	آبگینہ کی جمع، شیشہ، کانچ
تپاں	:	جلتا ہوا، گرم
ولولہ	:	جوش، امنگ
تمدن	:	کلچر، ثقافت
مدار	:	بنیاد، جس پر کسی بات یا چیز کا انحصار ہو
گہوارہ	:	پالنا، جھولا
تابہ کے	:	کب تک
حصار	:	چار دیواری، گھیر
خلوت	:	تنہائی، درپردہ
قضا	:	موت
اشک فشانی	:	آنسو بہانا

غور کیجیے

- اس نظم میں خواتین کو حسن و محبت کی علامت ہی نہیں بلکہ ان کی علمی و سماجی حیثیت کا اعتراف کرتے ہوئے اُنھیں عدم مساوات، ظلم، استحصال اور جبر کے خلاف احتجاج کرنے اور حق کی خاطر لڑنے کی ترغیب دی گئی ہے اور ہر قدم پر مردوں کے شانہ بشانہ چلنے کو کہا گیا ہے۔
- آج خواتین ملک کی تعمیر اور زندگی کے ہر شعبے میں اعلیٰ کارکردگی کا مظاہرہ کر رہی ہیں۔

© NCERT not to be republished

سوچیے اور بتائیے

i. 'تیرے قدموں میں ہے فردوسِ تمدن کی بہار' کس کے لیے اور کیوں کہا گیا ہے؟

ii. 'تیری نظروں پہ ہے تہذیب و ترقی کا مدار' کا مفہوم کیا ہے؟

iii. اپنی تاریخ کا عنوان بدلنے سے کیا مراد ہے؟

iv. نظم کے آخری بند کا مفہوم اپنی زبان میں لکھیے۔

پڑھیے، سمجھیے اور لکھیے

- آپ مختلف شعری صنعتوں کے بارے میں پڑھ چکے ہیں، نیچے دیے گئے نظم کے مصرعوں کو غور سے پڑھیے اور ان میں استعمال کی گئی صنعت کو لکھیے:

i. تو فلاطون و ارسطو ہے تو زہرا پروین ______

ii. گوشہ گوشہ میں سلگتی ہے چتا تیرے لیے ______

iii. کوند کر مجلس خلوت سے نکلنا ہے تجھے ______

iv. تیرے قبضہ میں ہے گردوں تیری ٹھوکر میں زمیں ______

- درج ذیل شعر کو غور سے پڑھیے:

تیرے قدموں میں ہے فردوسِ تمدن کی بہار
تیری نظروں پہ ہے تہذیب و ترقی کا مدار

پہلے مصرع میں تمدن اور دوسرے مصرع میں تہذیب و ترقی الفاظ کا استعمال ہوا ہے۔ چوں کہ تمدن، تہذیب اور ترقی تینوں کا تعلق انسانی معاشرت کی فکری اور مادی بہتری سے ہے اور ان کا

© NCERT not to be republished

استعمال کم و بیش ایک ہی مفہوم کی ادائیگی کے لیے ہوتا ہے۔ کلام میں ایسے الفاظ لانا جن کے درمیان آپس میں ایک معنوی مناسبت یا ربط پایا جائے 'مراعاۃ النظیر' کہلاتا ہے۔ نظم سے ان اشعار کو تلاش کر کے لکھیے جن میں صنعت مراعاۃ النظیر کا استعمال موجود ہو:

____

____

- کلام میں دو یا دو سے زیادہ ایسے الفاظ لائے جائیں جو تلفظ یا املا کے لحاظ سے ایک جیسے ہوں، مگر معنی کے لحاظ سے مختلف ہوں، اُسے 'صنعت تجنیس' کہتے ہیں۔ اپنے استاد کی مدد سے ایسے تین اشعار تلاش کر کے اپنی کاپی میں لکھیے، جن میں اس صنعت کا استعمال ہوا ہو:

.i ______________________________

____

.ii ______________________________

____

.iii ______________________________

____

گفتگو کیجیے

- تو فلاطون و ارسطو ہے تو زہرا پروین
تیرے قبضہ میں ہے گردوں تری ٹھوکر میں زمیں

اس شعر کے دوسرے مصرعے میں شاعر نے مبالغہ آرائی سے کام لیتے ہوئے عورت کی عظمت اور اہمیت کو بڑھا چڑھا کر پیش کیا ہے۔ یعنی عورت اتنی طاقت ور ہے کہ گردوں (آسمان) اس کے قابو

© NCERT not to be republished

میں ہے اور زمین اس کی ٹھوکر میں ہے۔ اپنے ساتھیوں کے ساتھ گفتگو کیجیے اور بتائیے کہ شاعر نے پوری نظم میں شاعرانہ خوبیوں کا اظہار کس طرح کیا ہے؟

• درج ذیل مرکب الفاظ کے معنی لکھیے اور جملوں میں استعمال کیجیے:

i. قلبِ ماحول ________________

ii. شرِ جنگ ________________

iii. مجلسِ خلوت ________________

iv. فردوسِ تمدن ________________

v. گہوارۂ نفس ________________

vi. اشک فشانی ________________

پروجیکٹ

ہندوستان کی جنگِ آزادی میں مردوں کے ساتھ خواتین نے بھی اہم کارنامے انجام دیے ہیں۔ ایسی ہی چند جانباز خواتین کی خدمات اور ان کی قربانیوں کی تفصیلات حاصل کیجیے اور ایک مضمون لکھیے۔

عملی کام

مولانا حالیؔ، علامہ اقبالؔ، اسرار الحق مجازؔ، ساحرؔ لدھیانوی وغیرہ کئی شاعروں نے خواتین کی بہادری، جانبازی اور قربانیوں کے حوالے سے نظمیں کہی ہیں۔ انٹرنیٹ کی مدد سے ان شاعروں کی نظمیں تلاش کیجیے اور انھیں پڑھیے۔

© NCERT not to be republished